موضوع پر نہیں کیا بہت کچھ بحث و نظر کا محتاج ہے تاہم اس میں شبہ نہیں کہ کتاب بحیثیت مجموعی بڑی معلومات آفریں لائق قدر اور مرحوم مصنف کی دوسری کتابوں کی طرح لائق مطالعہ ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب اسی کا اردو ترجمہ ہے۔ حبیب اشعر صاحب اردو زبان کے روشناس اور کہنہ مشق مترجم ہیں چنانچہ کتاب کی بے حد ضخامت کے باوجود یہ ترجمہ بھی بڑا شگفتہ اور رواں ہے اور بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف کی اصل عربی میں جو زور اور فصاحت و بلاغت ہے مترجم نے بھی اردو میں اس کو باقی رکھا ہے اس طرح گویا مترجم نے کتاب کو ہی اپنا لیا ہے۔ اہلِ ذوق کو اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

سعادت یار خاں رنگین از ڈاکٹر صابر علی خاں۔ تقطیع متوسط کتابت و طباعت بہتر، ضخامت ۵۲۲ صفحات قیمت درج نہیں پتہ: انجمن ترقی اردو (پاکستان) اردو روڈ کراچی نمبر ۱۔

نواب سعادت یار خاں رنگین اردو شاعری کے اُس دور سے تعلق رکھتے ہیں جب کہ دلی، حاتم اور آرزو کا عہد ختم ہو چکا اور ایک نیا عہد جس کی نمائندگی ناسخ اور آتش نے کی ابھر رہا تھا ان دونوں عہدوں کی درمیانی کڑی مصحفی۔ انشا اور جرأت کا دور تھا۔ رنگین اسی عہد سے تعلق رکھتے ہیں لوگ عام طور پر رنگین کو آبِ حیات آزاد کے ذریعہ جانتے ہیں مگر نیک نامی کے ساتھ نہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ رنگین بے حد قادر الکلام۔ پُرگو اور ایک شیوہ بیان شاعر تھے اور تمام اصنافِ سخن میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ خوشی کی بات ہے کہ ڈاکٹر صابر علی خاں استاد اردو کوئن میری کالج لاہور نے پی۔ ایچ ڈی کی ڈگری کے لئے اس نسبتہً گمنام شاعر کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا اور شاعر کا حق ادا کر دیا۔ اس کتاب میں لائق مصنف نے پہلے رنگین کا سیاسی و سماجی ماحول اور ذاتی حالات و سوانح بیان کئے ہیں اور پھر رنگین سے پہلے اردو شاعری کا پس منظر دکھانے کے بعد باب وار رنگین کی اردو فارسی نظم و نثر تصانیف کا نہایت جامع تذکرہ مع تبصرہ کیا ہے اور جو مثنویات و حکایات کہ خود مصنف کے قلم سے لکھی ہوئی انڈیا آفس لائبریری میں محفوظ رہ گئی تھیں ان کو تمام و کمال نقل کر دیا ہے ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ رنگین ایک طرف تو نہایت